قادیانی سربراہ، مرزا مسرور کا دورۂ امریکا

سیف اللہ خالد

قادیانی قیادت کو قتل کے مقدمے سے بچانے کے لیے مرزا مسرور امریکہ پہنچا۔ اعلیٰ امریکی حکام سے پاکستان پر دباؤ ڈالنے کی استدعا کرتا رہا۔ مدعی پارٹی پر صلح کے لیے دباؤ قادیانی افسروں کو ایک جگہ ٹرانسفر کر کے تفتیش فیصل آباد کے بجائے سرگودھا ڈویژن منتقل۔ احکامات کے باوجود وزیر اعلیٰ کو رپورٹ پیش نہیں کی گئی۔ ذرائع

ریاست پاکستان کے اندر ناجائز اور باغی ریاست ''چناب نگر'' میں قادیانی جماعت کی قیادت کو قتل کے مقدمے سے بچانے کے لیے مرزا مسرور امریکہ پہنچا۔ اس حوالے سے پنجاب پولیس کے قادیانی نواز افسران بھی متحرک ہو گئے ہیں۔ من مانی تفتیش پر اصرا کیا جا رہا ہے۔ جبکہ مدعی پارٹی پر صلح کے لیے دباؤ بڑھا دیا گیا۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ کے احکامات بھی نظر انداز کر دیے گئے ہیں۔

چناب نگر میں قادیانی جماعت کے باغی لیڈر چودھری احمد یوسف کا قتل پوری قادیانیت کا تعاقب کر رہا ہے اور قادیانی خلیفہ اپنی پاکستانی قیادت کو بچانے کی خاطر پوری طرح میدان میں نکل آیا ہے۔ پاکستان میں قادیانی جماعت کے بیت المال کا منہ کرپٹ پولیس افسروں کے لیے کھول دیا گیا ہے جبکہ نام نہاد خلیفہ امریکہ میں پاکستان کے خلاف دہائی دے رہا ہے۔ حقائق کے مئی ۲۰۱۲ء میں چنیوٹ کے قادیانیوں کے حامی ڈی پی او شہزادا کبر نے چودھری احمد یوسف اور مرزا عبدالقدوس قتل کیس کی تحقیقات کیں۔ دورانِ تحقیقات شہزادا کبر کا رویہ پوری طرح سے قادیانیت نوازی پر مبنی تھا اور اس نے اس امر کی یکسر پروا نہیں کہ مدعی پارٹی بھی یہیں موجود ہے۔ بعد ازاں مدعی پارٹی کی جانب سے آڈیو اور دستاویزات پر مشتمل شہادتیں پیش کرنے کے بعد شہزادا کبر کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ قادیانی جماعت کی قیادت اس قتل میں ملوث ہے۔ مگر انہیں گرفتار کرنے کے بجائے ڈی پی او نے باعزت طریقے سے نہ صرف گھر بھجوا دیا بلکہ ان کی معاونت بھی جاری رکھی۔ دوسری جانب مدعی پارٹی چودھری احمد سیف کے آئی جی آفس سے مقدمے کی تفتیش کی تبدیلی کے احکامات کو ملزم پارٹی کے حق میں استعمال کرتے ہوئے تفتیش کا عمل روک دیا اور نئی تفتیش کرائم برانچ فیصل آباد میں طے ہو جانے کے باوجود فائل نہیں بھیجی۔

روزنامہ اُمّت نے ڈی پی او آفس میں ہونے والی تفتیش کے نام پر قادیانی نواز ڈرامے کی آڈیو ریکارڈنگ

حاصل کر لی ہے جس میں ڈی پی او شہزاد اکبر نے تمام لوگوں کی موجودگی میں قادیانی جماعت کے سرکردہ سلیم الدین سے کہا کہ ''مرزا قدوس کیس میں پولیس پر ۳۰۲ کا مقدمہ نہیں بنتا تھا کیونکہ مرزا قدوس ان کی تحویل میں نہیں تھا، مگر آپ کے لیے میں نے سب پر ۳۰۲ لگوادی ہے۔'' اس پر مقتول احمد یوسف کی بیٹی نجمہ کی آواز آتی ہے کہ آپ اپنے پولیس ملازمین کے خلاف قادیانی جماعت کی کھلم کھلا حمایت کر رہے ہیں تو ہمیں کس طرح انصاف دے سکتے ہیں۔ ہم آپ سے مقدمے کی تفتیش نہیں کرانا چاہتے۔ آئی جی آفس سے تفتیش تبدیل ہو چکی ہے۔ اس تفتیش کے دوران ڈی پی او شہزاد اکبر نے مقتول کے لواحقین سے کہا کہ قتل کے ۹۵ فیصد کیسوں میں صلح ہی ہوتی ہے۔ آپ بھی اس پر غور کریں۔ مقتول کے ورثا نے اُمّت کو بتایا کہ ڈی پی او نے بعد میں بھی انہیں ترغیب اور دھمکی دی کہ صلح ہی بہتر راستہ ہوگا۔ مگر ان کے انکار پر مقدمے کی فائل انوسٹی گیشن فیصل آباد کے حوالے کرنے کے بجائے لاہور پولیس میں بیٹھے ایک بڑے قادیانی افسر کو یہ موقع دیا کہ وہ قادیانی اور قادیانی نواز افسروں کے پے در پے تبادلے کر کے انہیں ایک جگہ جمع کر کے مدعی پارٹی کی مرضی کے خلاف تفتیش ان کے حوالے کر دے۔

اُمّت کے اطلاعات کے مطابق آئی جی آفس سے کیس کی نقول اور تفتیش فیصل آباد بھیجنے کا حکم دیا گیا تھا اور رولز کے مطابق بھی پہلی بار تفتیش تبدیل ہو کر اسی ڈویژن میں ہی رکھی جاتی ہے۔ مگر پنجاب پولیس کے بااثر قادیانی افسروں نے جنہیں اسلام آباد کے ایک بدنام زمانہ ریٹائرڈ پولیس افسر کی حمایت بھی حاصل کی ہے۔ ایک ماہ کے اندر مختلف افسروں کو سرگودھا ٹرانسفر کیا اور پھر مقدمے کو غیر قانونی طور پر دوسرے ڈویژن سرگودھا تبدیل کر دیا۔ حیرت انگیز امر یہ کہ اس سلسلے میں مقدمے کے مدعی احمد سیف نے جب ڈی آئی جی انوسٹی گیشن سے لاہور میں ملاقات کی تو ڈی آئی جی نے کہا کہ سلیم الدین نے کہا تھا کہ یہ ہماری جماعت کا اندرونی معاملہ ہے اور ہم صلح کے قریب پہنچ چکے ہیں اس لیے میں نے تفتیش سرگودھا منتقل کر دی۔ احمد سیف کے اس اعتراض پر کہ تفتیش کی تبدیلی کا حکم تو مدعی کی درخواست پر ہوتا ہے، آپ نے تفتیش نامزد ملزم کے مشورہ سے تبدیل کیوں کی؟ تو جواب ملا کہ جائیں عدالت میں رٹ دائر کر دیں۔ احمد یوسف قتل کے حوالے سے ایک دل چسپ حقیقت یہ بھی سامنے آئی ہے کہ مدعی احمد سیف نے وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کو انصاف کے لیے ایک خط لکھا جس پر وزیر اعلیٰ نے ۲۸ / جون کو ۵ روز میں رپورٹ پیش کرنے کا حکم جاری کیا مگر اس سے ٹھیک اگلے روز تفتیش سرگودھا تبدیل کر کے ابھی تک وزیر اعلیٰ کو رپورٹ پیش نہیں کی گئی۔

مقدمے کے مدعی احمد یوسف نے وزیر اعلیٰ کو لکھا تھا کہ ان کے والد کے قتل میں ملوث قادیانی جماعت کی قیادت، جو مقدمے میں نامزد ہے اور اس نے ضمانت قبل از گرفتاری بھی نہیں کروائی، پولیس انہیں گرفتار نہیں کر رہی۔

دل چسپ امر یہ ہے کہ ایک طرف قادیانی جماعت کی قتل کے مقدمے میں نامزد جماعتی قیادت پولیس کی مدد سے دندناتی پھر رہی ہے اور مدعیوں کو ڈرا دھمکا بھی رہی ہے تو دوسری جانب قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا مسرور امریکہ میں اس کیس کی بنیاد پر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف ہے اور کوشش کر رہا ہے کہ اس کیس میں قادیانی جماعت کے نامزد ملزمان کو تفتیش کے عمل سے نہ گزرنا پڑے۔ اس حوالے سے مرزا مسرور کے وفد میں شریک ایک انتہائی ذمہ دار عہدے دار نے ''اُمّت'' کو نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ نام نہاد خلیفہ نے امریکہ میں اعلیٰ حکام سے ہر ملاقات میں اس مقدمے کو پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ ہماری قیادت کو اس مقدمے میں الجھایا جا رہا ہے لہٰذا امریکی حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالے۔ چودھری احمد یوسف کے بیٹے اور احمد سیف نے اس امر پر احتجاج کیا ہے کہ قتل کے تمام شواہد دیکھنے کے بعد خود قادیانی نواز ڈی پی او نے بھی تسلیم کیا تھا کہ یہ لوگ اس کیس میں ملوث ہیں اور انہیں مدعی کی درخواست پر نامزد ملزم قرار دیا تھا مگر ابھی تک پولیس نے اس مقدمے میں کوئی پیش رفت نہیں کی الٹا مقتول کے ورثا کو پریشان کیا جا رہا ہے۔

دوسری جانب روزنامہ ''اُمّت'' کو اس امر کے ناقابلِ تردید شواہد دستیاب ہو گئے ہیں کہ مرزا عبدالقدوس، جس کو مرزا مسرور نے شہیدِ اعظم قرار دیا تھا۔ وہ اپنے قدموں پر چل کر تھانے سے گھر گیا اور بعد میں رات کو اسے جماعتی دفتر میں طلب کر کے زبردستی قادیانی ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا جہاں اس کی بیوی اور بیٹے کو بھی ملاقات کی اجازت نہیں تھی۔ اس حوالے سے اہم شواہد جلد منظر عام پر آنے والے ہیں۔ دریں اثنا ''اُمّت'' کو معلوم ہوا کہ مقدمے کے مدعی احمد سیف نے پنجاب پولیس کی جانب سے ملزموں کی حمایت کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی ہے جس کی سماعت آج ہو رہی ہے۔

(مطبوعہ: روزنامہ ''اُمّت'' کراچی، ۱۲؍ جولائی ۲۰۱۲ء)

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501